دل کی بات

انتخابات کا شور و شغب ختم ہوا اور قوم نے اسلامی جمہوری اتحاد کے حق میں فیصلہ کن رائے کا اظہار کر کے ایک بار پھر ان لوگوں کو زمامِ اقتدار سنبھالنے کا موقع دیا ہے جو پاکستان میں نفاذِ اسلام کے دعویدار ہیں۔ آئی جے آئی کے بڑے حریف پی ڈی اے نے انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگا کر حزبِ اختلاف میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دھاندلی ہوئی ہے یا نہیں ؟ اس پر مختلف حلقوں نے مختلف طریقوں کی نشاندہی کی ہے۔ لیکن کوئی بھی اس الزام کو پایہ ثبوت تک پہنچانے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ انتقال اقتدار اور قیامِ حکومت کے لئے ہمارے ملک کی اکثر سیاسی جماعتیں متفقہ طور پر اسی مغربی طریقہ انتخاب کو ہی معیار قرار دیتی ہیں۔ جس میں صرف اور صرف عوام کے فیصلے کو حتمی حیثیت حاصل ہے، اگر حزبِ اختلاف ملک و قوم کے لئے مخلص ہے تو اسے اپنے ہی وضع کردہ اصولوں کی روشنی میں عوامی رائے کے احترام میں نتائج قبول کر لینے چاہئیں۔ اور کھلے دل کے ساتھ آئی جے آئی کی حکومت کو قسمت آزمائی کا موقع دیکر ملک میں صحت مند سیاست کو فروغ دینا چاہیئے بیس ماہ کے بے نظیر عہدِ زرداری میں جس طرح مرکز صوبہ رسہ کشی نے ملک کو مستقل سیاسی و اقتصادی بحران میں مبتلا رکھا۔ اس کا اعادہ بہرحال اب نہیں ہونا چاہیئے۔

موجودہ آزادانہ اور پرامن انتخابات کے نتیجہ میں ملک بھر میں پچاس سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ دینی تحریکوں میں قربانیوں اور شہادتوں پر زبان درازی کرنے والے جواب دیں کہ ان کا ذمہ دار کون ہے؟ دینی تحریکوں میں لوگ ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے دشمن کے خلاف لڑتے ہوئے دشمن کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ مثلاً تحریک ختم نبوت 1953ء میں اس وقت کی جابر، امریکی مفادات کی نگہبان اور مرزائیوں کی ایجنٹ حکومت نے "جنرل اعظم خان" (ہلاکو) کے ذریعے ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا۔ تحریک کے رہنماؤں نے نہ صرف جدوجہد جاری رکھی بلکہ شہداء کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اس بات کی ذمہ داری بھی قبول کی کہ وہ حق کے راستے میں کام آئے ہیں اور پھر تحریک کے زعماء نے اس آزمائش کے لئے اپنے آپ کو بھی پیش کیا۔ مگر اس انتخابی عمل میں لوگوں نے ذاتی دشمنیاں چکائیں اور آپس میں لڑ مر کر کئی خاندان نوشتۂ عبرت بن گئے اور کوئی سیاست دان ان کی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار نہیں۔ یہی اس نظام کی سب سے بڑی برائی ہے، کہ اس میں انسان ہی انسانی کھوپڑیوں پر اپنا تختِ اقتدار بچھاتے ہیں۔ پھر بھی ان کی تسکین نہیں ہوتی۔ جبکہ اللہ نے اپنے لئے جان دینے والوں کی قسمیں کھائی ہیں اور انہیں ہمیشہ کی زندگی کی خوشخبری دینے کے ساتھ ساتھ ایسے انعامات سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے جو انسانی عقل کے تصور سے ماوراء ہیں۔ اور پھر اس قربانی و شہادت کے نتیجہ میں حاکمیت بھی اللہ ہی کی قائم ہوتی ہے، انسان کی نہیں۔

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے۔
حکمراں ہے بس وہی باقی بتانِ آذری

اسلامی جمہوری اتحاد کے نومنتخب ممبران اسمبلی کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ ان کی شاندار کامیابی میں ان کے منشور میں نفاذ اسلام کے وعدے کو سب سے زیادہ اہمیت اصل ہے۔

عوام نے پیپلز پارٹی کی اسلام دشمنی خصوصاً قصاص و دیت، شریعت بل کی مخالفت، حدود اللہ کی توہین۔ جہاد افغانستان اور جہاد کشمیر کے سلسلہ میں مجاہدین کی جدوجہد سبوتاژ کرنے اور امریکی و بھارتی مفادات پر ملکی مفادات قربان کرنے کے سنگین جرم کے ارتکاب پر پی ڈی اے کو مسترد کیا ہے۔ اور آئی جے آئی کو بھرپور حمایت سے نوازا ہے۔ جناب نواز شریف صاحب اور ان کے ہمنواؤں کو سب سے پہلے قومی اسمبلی سے شریعت بل کی منظوری پر توجہ دینی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ نفاذ اسلام کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی منظوری اور اس پر سختی سے عمل درآمد

بھی ان کی ترجیحات میں ہونا چاہیئے۔ ذرائع ابلاغ، خصوصاً اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر پھیلائی جانے والی فحاشی اور بدمعاشی کے سدباب کے لئے فوری اور موثر اقدامات کرنے ہوں گے۔ انہیں یاد رکھنا ہوگا کہ پاکستان اور اسلام لازم و ملزوم ہیں انہیں کسی بھی لحاظ سے اسلامی حوالہ سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا میں جہاں بھی مسلمان بستے ہیں ان کی جدوجہد کا حوالہ بھی اسلام ہی ہے۔ تقسیم ہند کے نتیجہ میں پاکستان کا قیام اور پاکستان میں چلنے والی تمام قابل ذکر سیاسی تحریکیں، جہاد افغانستان و کشمیر، سب کے ساتھ اسلامی حوالہ موجود ہے۔ اس لئے اگر اس عظیم حوالہ سے روگردانی کر کے عوام کے اعتماد کو مجروح کیا گیا تو پھر آئی جے آئی اپنے پچھلوں کا عبرتناک انجام بھی سامنے رکھے اب یہاں فیصلے بدلتے دیر نہیں لگتی قوم سیاست دانوں کی چوالیس سالہ فریب کاریوں جھوٹے وعدوں اور بار بار ڈسے جانے سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اور ایسی کسی بھی بری صورت حال کے مقابلہ کے لئے آمادہ و تیار ہے۔

پیپلز پارٹی کی عبرتناک شکست میں جہاں ائر مارشل اصغر خان کی "استقامت" کو بڑا دخل ہے۔ وہاں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے اشتراک نے کلیدی کردار ادا کیا ہے اس تحریک نے 88ء کے انتخابات میں اپنی جماعت کے نام اور تختی کے نشان پر جداگانہ حیثیت میں حصہ لیا تھا۔ تب عوام نے تختی لکھنے کے قابل نہ چھوڑی تھی۔ اب انہوں نے پیپلز پارٹی کو کسی قابل نہیں چھوڑا۔

ہم تو ڈوبے تھے صنم تم کو بھی لے ڈوبے ہیں

رافضیوں اور سبائیوں کو پاکستان میں اپنی سیاسی و مذہبی حیثیت کا اندازہ کر لینا چاہیئے؟ کہ وہ کس برتے پر یہاں فقہ جعفریہ کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں؟ جبکہ اقلیتوں کے نمائندے اسمبلی میں ان سے زیادہ ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شہید ناموس صحابہ مولانا حقنواز جھنگوی اور اس مشن پر قربان ہونے والے دیگر رہنماؤں اور مسلمانوں نے مومنینِ اہلِ سنت کو بیدار کرنے اور ان میں سیاسی شعور بیدا کرنے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے۔

جو لوگ اس عظیم مشن پر قربان ہوئے یا جو مسلسل جدوجہد میں مصروف ہیں وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انتخابات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عوام کی اکثریت اہل سنت پر مشتمل ہے۔ یہاں صرف اور صرف فقہ حنفیہ ہی نافذ ہو سکتی ہے۔ رافضی ہر دور میں پینترے بدلتے رہے ہیں۔ اور بدلتے رہیں گے۔ پاکستان میں نفاذِ اسلام کے راستے میں روڑے اٹکانا اور اس جدوجہد کو سبوتاژ کرنا ان کا سب سے بڑا مقصد ہے جو ان کے منافقانہ اور بھیانک تاریخی کردار کا تسلسل ہے۔ اور پی پی پی سے اشتراکِ عمل بھی اسی قدر مشترک کا نتیجہ ہے۔ آئی جے آئی کو ان عناصر پر کڑی نظر رکھنی ہوگی۔ اور انتخابات میں ظاہر ہونے والی ان کی حیثیت کو پیشِ نظر رکھ کر اہلِ سنت کے حقوق کا نہ صرف تحفظ کرنا ہوگا بلکہ پاکستان میں رافضیوں کو وہی حقوق دینے ہوں گے جو ایران میں اہل سنت کو حاصل ہیں۔

خلیج میں اونٹوں کی دوڑ اور بچوں پر سفاکی کا شرمناک مظاہرہ

خلیجی ممالک دبئی وغیرہ میں ایک طویل عرصہ سے معصوم بچوں کو شہنشاہوں کے اونٹوں کے کھیل کے مرگھٹ پر قربان کیا جا رہا ہے۔ اونٹوں کی پشت پر معصوم بچوں کو باندھ کر انہیں دوڑایا جاتا ہے۔ بچوں کو مارا جاتا ہے اور ان کی معصوم چیخوں کی آواز سے ڈر کر اونٹ دوڑتے ہیں۔ لیکن شہنشاہوں کے دل نہیں ہلتے۔ کئی برس سے اخبارات کے ذریعہ خبریں اور تصویریں ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس عیاشی، بدمعاشی اور ظلم و بربریت کا سب سے بڑا ہدف پاکستان ہے۔ یہاں سے سینکڑوں بچے اغوا کر کے ان ریاستوں میں سمگل کئے جاتے ہیں۔ کتنے شقی القلب ہیں وہ حکمران اور انسان نما بھیڑیے جو پھول سے بچوں کی معصوم چیخوں سے اپنا دامن خوشیوں سے بھرتے ہیں۔ اگر صدر پاکستان اور وزیر اعظم کے معصوم بچے ہیں تو انہیں ضرور چیخیں سنائی دینی چاہئیں۔ اور ان ماؤں کے دکھوں کا فوری مداوا کرنا چاہیئے جن کے دل

مضطرب اور بے چین ہیں، جن کی آہ اور ہوک سے عرش کانپتا ہے۔ حکومت پاکستان کو خود براہ راست اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے تحفظ کے اداروں کے ذریعہ موثر احتجاج کرکے اس انسانیت کشی، ظلم و بربریت اور سفاکی کے دھندے کو بند کرانا چاہیئے۔

علماء کرام اب کیا کرنا ہے؟

انتخابات میں دینی جماعتوں کے باہمی انتشار نے انہیں جس ہزیمت و ذلت سے دوچار کیا ہے وہ قابل بیان نہیں۔ ایک ہی مسلک کے علماء ایک دوسرے کے مقابلے میں آئے، دونوں چاروں شانے چت ہوگئے اور مقابلہ تیسرا گروہ جیت گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! قارئین گواہ ہیں کہ ہم روز اول سے اس موقف کا اظہار کرتے آئے ہیں کہ جب تک دینی قوتیں متحد نہیں ہوتیں۔ پاکستان میں حکومت الہیہ کی منزل قریب نہیں آسکتی۔ موجودہ انتخابات میں ہم نے اس بات کا بغور مشاہدہ کیا ہے کہ جہاں علماء باہم متحد تھے وہاں انہیں کوئی نہیں بچھاڑ سکا۔ لیکن جہاں آپس میں مزاحم تھے وہاں گزشتہ انتخاب میں جیتی ہوئی نشستیں بھی ہار چکے ہیں۔ ہم آج پھر کہتے ہیں دینی قوتیں متحد ہو کر ملک میں حکومت الہیہ قائم کرسکتی ہیں۔ اگر اب بھی دینی مفادات کو جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور ذاتی مفادات پر قربان کرو گے تو پھر یاد رکھو

تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

بابری مسجد کا تنازعہ

بھارت میں انتہا پسند ہندوؤں نے بابری مسجد کے انہدام اور وہاں مندر تعمیر کرنے کی جو تشدد آمیز تحریک شروع کی ہے اس سے نہ صرف بھارت بلکہ دنیا بھر کے مسلمان مضطرب و بے چین ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں مقدس مذہبی مقامات کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ان کی حفاظت اور مذہب کے پیروکاروں کے حقوق کا تحفظ حکومتوں کے فرائض میں شامل ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر آج تک یہاں کسی مندر اور گوردوارے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بھارت کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ پاکستان اور دنیا کے کئی ممالک میں ہندومت کے پیروکاروں کے مندر اور سکھوں کے گوردوارے بھی ہیں۔ اگر یہ مسئلہ چل نکلا تو پھر یہ آموختہ مندروں اور گوردواروں پر بھی دہرایا جاسکتا ہے۔

بھارتی حکومت نے بابری مسجد کو تحفظ فراہم کرنے کی بجائے اس میں ہندوؤں کو بت رکھنے اور پوجا پاٹ کی اجازت دیکر مسلمانوں کی عبادت گاہ کی توہین کی ہے۔ بھارتی حکومت کو چاہیئے کہ وہ مسجد کو منہدم کرنے کی بجائے مندر کے لئے متبادل جگہ کا بندوبست کرے۔ پاکستان کی نئی حکومت کو بھی بابری مسجد کے تحفظ کے لئے موثر قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور دو ٹوک موقف اختیار کرکے دنیا بھر کے مسلمانوں کی ترجمانی کرنی چاہیئے۔

بقیہ از صفحہ ۴۲

جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

آپ کے خطاب کے بعد جلوس بخاری مسجد پہنچا۔ جس کے سامنے مرزائیوں کا "قصر خلافت" ہے۔ یہاں مجاہد احرار حضرت مولانا سید فضل الرحمن احرار نے دلوں کو گرمایا۔ جذبات کو بھڑکایا اور دشمنوں کو خوب ستایا۔ ان کی دعا پر جلوس ختم ہوا۔

شان صحابہ رضی اللہ عنہم اور رد رفض و سبائیت پر مشتمل نعروں والے سٹکر ۲۵ سٹکر کا ایک سیٹ ۱۲/- روپے میں، دس سیٹ منگوانے پر صرف ۱۰۰/- روپے بھیجیں ڈاک خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا

فون ۴۱۸۱۳
* بخاری اکیڈمی * دار بنی ہاشم * مہربان کالونی ملتان